جلد ۵ | بمبئی — دوشنبہ ۱۱ ربیع الاول [illegible] ہجری مطابق ۹ جولائی [illegible] عیسوی | نمبر [illegible]

## مقدمۃ الجیش

### گلگشت نہین تو گشت ہی سہی

ذرہ بھی قوم کسی حال مین چپکی نہین بیٹھتی - وہ جو کہتے ہین
چور چوری سے جائے تو کیا ہیر اپھیری سے بھی جائے جب
اوسمین لڑنیکی طاقت نہین - ہنسی تو خالی گشت ہی لگا لگا
ہماری فوجکا لہو پانی ایک کیا کرتی ہے - وزیرستان اور سنگل
کے درمیان اونکا جماؤ ہو رہا ہے - ہمارے ہادرون نے بہت
کچھ اونکی ہمدردی کی پیشے اونکو سمجھایا کہ اگر تم اپنی خیر چاہتے
ہو تو ہمارا طاعت قبول کرو اونہون نے ایک نہ سنی بلکہ
اونمین سے بعض ہمارے بہادرون کو سخت رنجیدہ کر دیا ہماری
بہادر فوج نے اونکی مرمت کی لیکن ٹھان لی ہے کہ وہ مقابلہ مین
نہین ٹھہرتے ایک گشت لگا جاتے ہین جب ہماری بہادر فوجین
[illegible]

## مذہبی خلل کیا

خدیو مصر کی ترکی پاک کے ساتھ آویزش گہری ہے - ہماری ملکہ
معظمہ دام اقبالہا نے بھی اون سے ملاقات کی دعوت دی
اُس پر دور شور سے ہوئی کہ کسی کی آج تک ایسی عزت ہوئی ہے جنگ
جنگ بڑا السوال شروع ہو جانے پر مصری فوج کے بگڑ جانے سے
گورنمنٹ بہ گمان تو بہت کچھ ہو گئی تھی جسکی وجہ سے خیال
ہوتا تھا کہ خدیو مصر کی خاطر مدارات کچھ ایسی ہی ہوگی
مگر نہین اب معلوم ہوا کہ پہلے سے بھی زیادہ اونکی دعوتی
عزت کیگئی اور سرگوشیان بھی خوب خوب ہوئین باتین
کیا تھین وہی مطلب کی - رسم اتحاد بڑھانیکی - خدیو مصر بھی
کچھ ایسے بھولے نہ تھے - اونہون نے صاف کہہ دیا کہ اگر
مذہبی خلل انداز نہ ہوتی - تو مین انگلستان کی
رابطہ اتحاد بہت کچھ بڑھا لو تھا جسکا نتیجہ دونون کیلیئے عمدہ
ہوتا مگر کوئی ایسا رخنہ پیدا ہو جاتا ہے جس مین ہمیشہ کیلیئے

## اپنی ہنسی مسلمانی اور ہمین بھی آتا کانی

پرنس درسلطان منترمین پر ایک مسٹر کی اونکی خانہ جنگیون کے
لگے سالہا سال ورہ وفات کی مجبورن کی گرفتاری بالکل نہین تھی اگر
شورشانہ زور شور کی ہو جاتی تو خیر ہم یہی سمجھ لیتے کہ ہمتو میدان کے
سیل گیے ہیں - ایسا انتہا پر تو پہنچا - قیامت قریب ہے اور میدان
کا زور ہوا کہ ایسے مسلمانون مین پہلے ہی بیرونی ہوئی پردہ
کسیکو اپنا میر محلہ باقی ہی نہین - رہا تمہی مسلمانون نے جہاد
اس تجویز کی علامت کو قبول بھی کیا تو نے یون کھیل ختم کر دیا
اسمین ہماری قوت بھی جاتی ہے اور مخالف دین بھی خوش ہوتے
اونکے دین اگر عمل کرو - جو اسلام کی دستگیری مین گرم ہو
تو خدا کی اون عزت ہوتی کے علاوہ وہ دشمن دل مین بھی ہماری وقعت
ہو - لوا [illegible] ہمدردی کرو - اور تم خود کرو واور فالتی ہو سکو
واسطے خلافت کا لا کے قالوا اور دل کو آ کر کے انگلیسن بھی ہم
کی گرد اور گرد وطن مین جوش [illegible] کے مین مگر اون دینیات اور مقصد

# اب آنکھیں کھلیں

عیسائیون کے کرتوت سو جیسا کہ ہمکو بہت اثر پہنچا تھا اور ان کی تمکنت جیسے سے جو نتیجہ نکلتا رہا ۔ اوسکو اب تک ہمارے مذہب اور بیادر پادرینے بھی غور سے دیکھتے ہے ۔ بعض مقامات پر جو ان کا روائیون سے شورش برپا ہوئی اور سکی داد بہا بھی انکے کانون تکم مزرہ پہونچی ہوگی مگر اونھون نے کبھی کان بھی نہ ہلائے کئے ۔ ان شکایتونکو معمولی طور پر اس کان سنا اوس کان اوڑا دیا ۔ اور ہونا ہی ایسا چاہیے تھا کیونکہ اپنے دین کی ترقی اپنے مذہب کی اشاعت کیسے بڑی معلوم ہوتی ہے ۔ پادری لوگ کچھ زبردستی ذکرتے ہی تہے کہ بودا بھی تہیے چڑہا اوسکی گردن پر پیا اور جبشمہ دیدیا ۔ اب سبز باغ دکھانے ۔ یہ اپنی اپنی حکمت عملی ہے ۔ کوئی ہوشیار ہو تو دہوکہ مین آوے ہی کیون ۔ چنانچہ ایسا ہوتا بھی گیا ۔ کہ بعض چلتے پرزون نے تو زمین ایسی کاروائی کردی کہ پادریصاحب داڑھی شریف کو سہلاتے ہی رہے عصمت کی لٹیہ ہی جو دوشیزہ نازک اندام کو بغل مین دبایا ۔ اور بغلی ذوذ گئے ۔ بقول شخصے ہاتہی مع ہودا غائب پادریصاحب بغلین جہانکتے کے برسون یہی کہتے رہے کہان گیا ۔ کدہر گیا ۔ لیتا ۔ بجز تا ۔ دوشیزہ عیسائی مذہب پہر گیا تو اسی غضب ہوا کہ وہ عیسائیت کی مشین کو لیجاوے گا ۔ غرض یہ طریق تو چلی ہی جاتی ہے مگر یہ حد بندی اپنی ہی سلطنت کے لئے ہے ممالک غیر مین ان کارروائیون سے قیامت برپا ہو جاتی ہے ۔ پادریصاحب بہادر اگر کسی یتیم بچہ کو عیسائیت کی رحمت میں داخل کیا اوسکی ذات برادری والے نہ انکا نہ اوسکے مستعد ہو گئے اور طوفان بے تمیزی برپا کردیا پادریصاحب جو تہے وہ کسکے جاتے تھے اور وہان بھی پادری مین مکانے مستعد ہو گئے پیچھا اگر چھوٹا تو اچھا ہی جنگ ہو گئی ۔ اپنی ہاتون بید نفر منصف مزاج انگریز بہادر نے غور کرکے نتیجہ نکالا کہ ادہر

# یادگار تو ہو گئی

فتح پریٹوریا کے بڑا مسرت کے جلسے کئے گئے ۔ اوسکے ضمن مین بعض ایسی کاروائیان بھی ہوئین کہ جنپر مخالف قہقہے لگاتے ہونگے ۔ اور یہ پہر کہتے ہونگے کہ فتح نہ تو خاک بھی نہین ہوئی ۔ خواہ مخواہ بھی گورنمنٹی ویسی جسکے سہو لے چنتے ہین ۔ زبردستی کی خوشی مناکے آنسو پونچہتے ہین مگر درحقیقت اونکا نام خیالی ہے ہماری بہادر فوج نے بیشک پریٹوریا کو فتح کر لیا ۔ اور اب ٹرانسوال کی زمین کے چپہ چپہ مین انگریزی جہنڈا گاڑدیا ۔ اگر اس تقریب مین کہ جسکا ہمکو مہینون سے انتظار تھا ہمنے خوشی کے نعرے بلند کئے تو کیا بیجا حرکت کی ۔ کانپور مین پریٹوریا کا قلعہ مصنوعی بناکر جلا دیا گیا ۔ مرادآباد مین ایک تحصیلدار صاحب نے کروگر کا پتلا بناکے خوب جوتون سے خبر لی اور طرح طرح سے اوسکی ذلت کی جسپر حاضرین جلسہ نے خوب قہقہے اوڑائے ۔ گو کہ وہ تحصیلدار صاحب کی حرکت پر معنی کیون نہو مگر تھے تو دل خوش کرنے والے ۔ کلکتہ میونسپلٹی نے ایک سڑک کا نام پریٹوریا سٹریٹ کہا ۔ پہر اوس مین برائی کون سی ہو گئی ۔ غضب ہے کہ اسپر ہمارے ہی ملک کے ایک انگریزی اخبار نے قہقہہ اوڑایا ۔ اور طنز الکہا بہتر یہ ہے کہ پریٹوریا نے گھر مین ہی بنالیا جاتا گھر مین بنا لینے کی بھی ایک ہی کہی پریٹوریا گھر مین نہین تو کیا باہر ہے جب ہماری بہادر فوج نے وہ کابلی کرکے پریٹوریا مین گھر بنالیا تو پہر وہ ہمارے گھر مین داخل ہو گیا ۔ یہ پریٹوریا سٹریٹ جو ایک سڑک کا نام رکھا گیا یہ محض فتح کے خیال سے نہ کہ اس خیال سے کہ اگر اب پریٹوریا باہر سے نکل بھی گیا تو یہ اس سڑک کا نام تو ہر حال ہی رہیگا اسی سے دل بہلا لینگے عمرانی بہادر

# روانگی فوجکی پروانگی

جاپان کو خدا جانے کیا سوجہی تہی کروہ فوجین بھیجنے کیلئے بہت پاؤن پہیلا رہا تہا ۔ گو کہ وہان پہونچنے خود اوس سے فوج طلب کی تہی مگر ساتھ ہی اس شرط کی بھی ترغیب تہی کہ ہم جتنی مانگین اوتنی ہی بھیجو ۔ ورنہ کہنا کہ ہمین کچھ تمہارا دیا نہیں کہتا ۔ تمہارا دخل نہین جو تمہاری استاد و ہر کام کرون ۔ چینے کچھ بھی کرنا نہین کہین جان جاپانیون کو نہ بہیجہ سکون ۔ تو اگر جیسے ہر دو مانگتے ہو تو فوج کی قید کیون لگاتے ہی چاہیے جتنی بہیجون ۔ وہ مل ترتیب اوسکی عالم نگی سے پوچھتے تہے کہ آخر اسکا کیا منشا ہے ۔ ضرورت ہو زائد فوجی ریل مین ہے اوسکی غرض کیا ہے کہین ایسا ہو کہ فتح کر لینے کے بعد اوسکی فوج ہماری فوج کو دبا بیٹھے ۔ اور تمام چین پر اپنا ہی اڈا جمالے ۔ یا تو ہمکو دل منکسر کئے بیٹھ جانا پڑے یا اوس سے جنگ کرنی پڑے ۔ اسلئے اوسکو ایسا موقع ہی کیون دو پہر پیچھے دیکھا ہوتی ہے ۔ ہم ہی آپس مین مل جلکر تمام طاقتون کو اوڑادینگے ۔ اور پہر سب سلطنت مین کا حصہ بخرا کرینگے ۔ مگر طاقتون کا زور اب اسقدر بڑھ گیا کہ سبکے ہوش جاتے رہے پیکن مین جو سبکی فوجین قتل ہو گئین تو سب ڈہیلے پڑ گئے ۔ اب تو جاپان کو بھی حسب منشا اوسکے شریک کرنا پڑا اور سب سے زیادہ ضرورت ہماری سرکار بہادر کو محسوس ہوئی جو اسنے جرمن سے سفارش کی کہ تم روس کو سمجہاؤ ۔ جاپان جتنی فوج بھیجے تم خاموش رہو ۔ اس سے کوئی یہ نسمجہے کہ گورنمنٹ انگلستان کے پاس فوج نہین رہی ۔ یہ سمجہنا چاہتی ہے جو جاپان کیلئے اپنی سفارش کرائی ۔ اسکی غرض یہ ہے کہ اس سلطنت کے بھی نصرت غیر متوقع کیون محروم رکھا جاے ۔ غرض دوستان کی بھی سمجہ مین آگئی انہون نے جاپان کو کہدیا جتنی تیری

# قتل عام

**کیا قتل عام کو ایک ہی جگہ مین**
**کسی نے نہ دیکھا تماشا کسی کا**

ہم تو سمجھے تھے کہ آجکل گورنمنٹ انگلستان ہی کا زمانہ مخالف ہے اسلئے اسپر طرح طرح کی بلائین نازل ہو رہی ہین۔ ہم اسی فکر مین تھے کہ آخر اسنے اللہ میان کا کیا بگاڑا ہے جو اسپر چہار طرفہ وار ہونے لگے۔ اب معلوم ہوا کہ بگاڑنے سنوارنیکی کوئی وجہ نہین یہہ زمانہ کی معمولی چالین ہین ع جہان بجتے ہین نقارے وہان ماتم بھی ہوتے ہین ۔ تمام دول یورپ کا طوطی بول رہا تھا۔ ہر سلطنت لمن الملک الیوم کا نقارہ پیٹ رہی تھی مگر آخر اسے سر پیٹنا پڑا۔ دول یورپ کی ہمہمی شاید خدا کو بری لگی ہو۔ یا اونہون نے جو سلطنت عثمانیہ کو غارت کرنیکی فکرین کی تھین۔ اسکا پچھی دھینگا دھینگی سے کریٹ پر قبضہ جما لیا تھا۔ اسکا بدلہ خدا نے یون لینا چاہا ہو کہ ان کی فوجون کو پکین کی جنگ مین نیچا دکھایا۔ اور تمام دول یورپ پر اچھی طرح ثابت کر دیا کہ ع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است ۔ تمام عالم چین کی کم ہمتی اور کاہل الوجودی سے واقف ہو چکا تھا کسی کو یہہ بھی خیال نہین ہو سکتا تہا کہ سلطنت چین دول یورپ کی دو چار ٹکرین بھی جھیل سکیگی۔ مگر اونہون نے تو وہ ہاتھہ پاؤن نکالے کہ دول یورپ کی فوجون کے ہاتھہ پاؤن ٹھنڈے پڑ گئے۔ ایک ایک کا منہہ دیکھنے لگا۔ غیرت کے جوش مین آکر ایک ایک سے بڑھ کر حملہ کرتا بھی تھا۔ مگر ہمت پہلے ہی ٹوٹ چکی تھی اسلئے کوئی کامیاب نہو سکا۔ رفتہ رفتہ بلوائیون کا یہان تک زور بڑھ گیا کہ تمام دوتمن حصہ معطل ہو گئین۔

# صفاچٹ میدان

**وائی بیدردی کہ لگ پہونچی نہ پرسش کی سبب**
**وان صفائی ہو رہی ہے یان صفایا ہو گیا**

ہے ہے یارو! غضب ہو گیا۔ ستم ہو گیا۔ قیامت ٹوٹ پڑی۔ حشر برپا ہو گیا۔ تمام دول یورپ کی ہیٹی ہو گئی۔ کمبخت چینی بلوائی بھی ٹرچ بن گئے۔ ظالمون نے مہذب فوجون کے ساتھہ جو کارروائی کی اوسکو سن سن کر کلیجہ منہہ کو آتا ہے۔ اے غضب اون وحشیون نے کسی کو نہ چھوڑا۔ برائے یادگار صرف ایک کو چھوڑ دیا۔ اور باقی سب پہ دست شفقت پھیر دیا۔ پکین مین یورپین فوجین ایکہزار سے زیادہ تھین۔ بلوائیون نے اون کو محصور کر لیا تھا۔ اونھون نے بھی بہت کچھہ ہاتھہ پاؤن چلائے۔ دو تین بار چینی بلوائیون سے چہیٹ بھی خاصی کی۔ بلکہ اونپر ایسے چھاپے کہ تین چار توپین بھی چھین لین۔ مگر ہائی بدقسمتی کا کیا علاج۔ گولہ بارود ہی تھڑ گیا۔ پھر بھی اونھون نے حکمت عملی سے اپنی بہت کچھہ حفاظت کی۔ اور بڑی بیکسی کیساتھہ کمک کی درخواستین کین۔ بہت کچھہ ہاتھہ پاؤن جوڑے۔ آہ و زاری کی۔ منت سماجت کی۔ مگر فوجین اونکی مدد کو نہ پہونچین۔ پہونچتین کیونکر۔ یہان تو آپس مین گلخپ تھی۔ چونکہ ہر سلطنت کی فوج کو موت دکھائی دیتی تھی اسلئے ہر فوج یہی چاہتی تھی کہ دوسری فوج آگے بڑھ جائے۔ جس زور شور سے کر دیوانی ہنڈیا کو بگھار لگایا گیا تھا سب ہوا کے رستے اڑ گیا۔ پہلے دو ایک بار تھوڑی تھوڑی فوجین کمک کے لئے آئی بھی تہین۔ مگر ان سے کیا ہوتا تھا اونھون نے دو چار روز سے بھی جگر نہ کھائے۔ اولٹے ہی پاؤن بھاگ آئے۔ اب صلاح و مشورے ہو رہے تہے اور ایک دوسرے کو باتین ہی باتین مین کہ بجز صدود حالت یہ کر کام کرنا چاہیئے اسوقت تک کسی کا خون

# بس ایک ہی چھوڑا

**کیسا بچھڑ ذرہ دل ستم ایجاد غضب ہے**
**جلاد فلک سے بھی یہہ جلاد غضب ہے**

اون ظالمون کی وحشیانہ حرکت تو دیکھو کہ ہماری مہذب فوج کا بھی کچھہ خیال نہ کیا۔ اور سبکے ساتھہ اوسپر بھی صفائی کا ہاتھہ پھیر دیا۔ اور وہ بھی اس اطمینان کے ساتھہ کہ گویا تمام دنیا مین اونہی کی سلطنت ہے کوئی پوچھنے پاچھنے والا ہی نہین۔ ایک کو باہر نکالا اور ٹکڑا سا سر اوڑا دیا۔ یکے بعد دیگرے یہی سلسلہ ایکعمر تک جاری رکھا۔ بس ایک مانس کو چھوڑ دیا۔ خدا جانے اس مین اونھون نے کیا مصلحت سوچی۔ یا تو یہ خیال کیا۔ کہ اگر کبھی باز پرس کا موقعہ ہو گیا تو قسم کھانیکی جگہہ رہ جائے۔ جب ایک ایک کو چنگیزی قتل کر چکے تو ظالمون نے تمام سفارتخانون مین آگ لگا دی۔ جسمین بھی جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ تو انکے دل مین ٹھنڈک پڑی۔ ہم تو سمجھتے تھے کہ چین قوم وحشی ہے بے تہذیب ہے جنگجو ہے جفاکار ہے ستم پیشہ ہے سنگدل ہے بیرحم ہے۔ مگر یہہ ظالم تو اون سے بھی بڑھ کے نکلے۔ جب ہماری فوجون نے سنا ہو گا کہ پکین کی محصور فوج یون بیدردی کے ساتھہ قتل کر دی گئی۔ تو اونکے پیچ و تاب تو بہا ہو گا۔ اور اپنی بیدلی پر بہت کچھہ لعنت ملامت کی ہو گی۔ مگر کمبخت چڑیان چگ گئین کھیت اب پچتائے کا ہوت۔ اب تو غالب تمام دول یورپ کی فوجین جان توڑ کر حملہ کرینگی کیونکہ سب کی آتش غضب بھڑک اوٹھی ہو گی۔ نہ بلوائیون نے کمبخت سلطنت کے سفیر کو چھوڑا نہ فوج کو ع جو چڑہا ہو منہ اوسے میدان اجل مین مارا ۔ یہہ تو ہمکو یقین ہے کہ بلکے اگر اونہون نے بل جگر جلا کیا تو پکین کو جڑ سے اوکھیڑ کے پھینک دینگی مگر یہہ داغ ایسا برا لگا ہے کہ قیامت تک نہین مٹیگا۔ کتنی بڑی ہتک کی بات ہے کہ تمام طاقتین کی فوجین

## قتل بقتیل قتلاً

آجکل یہان دیکھو قتل بقتیل ہی کی گردان ہو رہی ہے ہماری فوج بھی خوب صیغے گردانتی ہے مگر خرابی یہ ہے کہ جہان یہ حریفون کے ہاتھ مین آجاتی ہو تو مصدر جامد بنجاتی ہے۔ ہاتہ پاؤن ہلاتی تو بہت کچھ ہے مگر کچھ اشتقاق نہین ہوتا۔ جنگ ٹرانسوال کے کئی جانکاہ واقعے تو سُن ہی چکے تھے۔ اور لیڈی سمتھ پر جگنا بدلہ لینے کا ہمین آجتک افسوس ہے۔ وہ زخم ابھی بھرا ہی نہ تہا کہ کماسی سے ایسی ہی جانگداز خبر آگئی۔ وہان کے گورنر صاحب کو معزز بکر لوایرن نے گھیر کے اتنا تنگ کر رکھا تھا۔ کچھ روز تو ہاتہ پر ہاتہ دہرے خدا کی رحمت کے منتظر بیٹھے رہے مگر آخر تو انگلستان کا پانی تہا اوسمین شورش پیدا ہوئی اور گورنر صاحب جوش مین آکے باہر نکل ہی پڑے اونہون نے سوچا کیون گھٹ گھٹ کے مرا جائے حمایت پہرہ لاکے باہر نکل چلو۔ اگر دشمنون کا غلبہ زیادہ ہوگیا تو خیر ہمین کہیت رہے اور نہین تو لڑتے بہڑتے نکل ہی جائینگے۔ چنانچہ گورنر صاحب نے ہمت کرکے دہاوا کردیا۔ دشمنون کو چیرتے پہاڑتے رہ تو معہ ناک کان سلامت نکل آئے۔ مگر ہان ہماری بہادر فوج پر بلوائیون نے خوب صفائی کا ہاتہ پہیرا۔ خدا جانے ہمارے کتنے بہادر مقتول ہوگئے۔ جو روٹر نے اون کی تعداد نہین بیان کی۔ بس یہی کہدیا کہ کماسی سے نکلتے وقت ہمارے بہت سپاہی مقتول ہوئے کچھ نہین آتا کہ یہان بہت کیسے مقتول ہوگئے اور یہ حضرت روٹر نے خبر کیسی دیدی۔ جنگ ٹرانسوال مین سات گھنٹہ مقابلہ کی ٹھہری اور دشمنو نکی ہانسی برابر گولا باری ہوتی رہی گو ہمارے سپاہ مین دو تین سے زیادہ کوئی نہین مرا یہان کیا جانے شہر بھی آیا ہے جیتے ہیں

## انکا زور نہین گھٹتا

یارو۔ کیا علاج کرین۔ ڈچون کا سر توڑتے توڑتے ہمارے ہاتہ بھی ٹوٹے جاتے ہین۔ مگر یہ کمبخت ایسی بے حیا ہڈی اور بد ادبی کھوپری کے ہین کہ کسی طرح انکا زور ہی نہین ٹوٹتا۔ معلوم نہین یہ یاجوج ماجوج کی قوم مین سے ہین یا اخوان الشیاطین مین سے کہ ادہر مرے اور ادہر زندہ۔ اونکی کل جمعیت ۶۰ ہزار کی سنتے تھے۔ ہماری فوج کو کاٹتے کاٹتے مہینون گذر گئے مگر انکی تعداد مین کچھ ایسی کمی نہین آئی کہ جس سے ہمارا دل خوش ہوجائے اور ہم یہ اندازہ لگالین کہ بس اب مہینے دو مہینے کا اور خرخشہ باقی ہے۔ ہماری بہادر فوج اگر دن بالی رات بالی کے حساب سے جنگ کرتی تو کام جلدی نپٹ جاتیگا۔ ان موذیون کی تعداد اب بھی پچاس ہزار سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔ ان حسابون سے تو قیامت تک جنگ جاری رہیگی۔ کیونکہ وہ بارہا یہ کہہ چکے ہین کہ فرض کرو دو چار جنگون مین غالب آجاؤ سے اپنے دل مین خوش نہو۔ اور یہہ نہ سمجھ لے کہ فوج تو بالکل ہی بھاگ گئی۔ وہ یاد رکھے۔ وہ یاد رکھے کہ جب تک ہمارا ایک بچہ بھی بالغ عمر کا باقی رہیگا لڑائی چلی موقوف نہ ہوگی۔ اون کی ہٹ تو کچھ ایسی ہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ سیکڑون شکستین کہا چکے ہین مگر اپنی جہالت سے باز نہین آتے باوجودیکہ روز مرہ بلاناغہ ہماری بہادر فوج اون سے ایک آدہ مقام چہین لیتی ہے۔ مگر وہ کسیطرح دنیا سے غارت نہین ہوتی۔ اب بھی کئی مقامپر وہ مورچہ بندی کر رہے ہین۔ مگر اگر چہ ہم تو کچھ بہت ہی بڑا اگہاڑ لے۔ جنرل بوتھا بہی کے ان بڑی سرگرمی کیساتہ تیاری ہو رہی ہین۔ سامان رسد بھی تمام

## پہیہ اور ہوئی

آجکل ہندوستانیون کو ہی ایسے کچے گہڑے کی پڑ گئی ہوئی ہے کہ سوائی جنگ کی خبرون کے نہین اور کوئی خبر اچھی ہی نہین معلوم ہوتی۔ جن اخبار مین کوئی خونریز خبر نہ ہو اوسکے نزدیک وہ اخبار ہی ردی ہے۔ گویا سب ہی بہادر ہین۔ تیمار خان کی ذریات ہین۔ بغیر جنگ کی خبر سنے کہانا ہی ہضم نہین ہوتا۔ قانونی شکنجہ اور نحو لنگڑا لولا۔ لٹیا گم کرچکی۔ اندا غرض ہر طرح اپاہج بنا رکہا ہے۔ اور سپر جنگ کی خبرون کا یہ شوق کہ جن اخبارمین ملے اوسکو ہاتہ نہین لگاتے۔ اچہا یہ وہ ہمین خوش مین تو ہم ایسی ہی خبرین اون کو دہا تک اور دین گے۔ ابھی دو چار جگہہ جو آتش جنگ بہڑکی ہوئی ہے اسکو ٹھنڈا پڑجانے دو پہر اور طرف سلگنے والی ہے۔ ایندہن کا انبار تو جمع ہوگیا ہے فقط گھاسلیٹ چہڑکنے اور سینک دکھانی ہی کی دیر ہے یعنے مراکو کے باشندون نے دو یادریو کو زندہ در گور نہین زندہ در جہنم کردیا۔ انہون نے اپنے معمول کے موافق وہان کچھ بادری پہیلانی شروع کردی تہی۔ پہلے تو اونہین معمولی طور پر سمجہا دیا گیا جب وہ اپنی فطرت سے باز نہ آئے۔ اور مسیحایت کے جوش مین آگر وہان کے ایک سر گروہ عالم سے الجہ پڑے تو پہر اوسنون نے انکے ہاتہ پاؤن باندہکر آگ مین جلا ڈالا۔ وہ امریکن اور فرانسیسی تہے۔ پہر دونون سلطنتین بہت بگڑ رہی ہین۔ سلطان مراکو سے اونہون نے بہت زر کثیر معاوضہ طلب کیا۔ مگر اونہون نے دہتا بتا دی۔ کیا کرتے لوگ اپنی ہٹ دہرمی سے باز نہین آتے ہر تو خود ہی تو مسیحائیون کو اسلامی ممالک مین فتنہ انگیزی ایکے خیال سے بہیجتے ہیں۔ جب اونکی خدمت کردیجاتی ہے تو برا

## اڈیٹر ہو کے رو دینی

لائبل کیس کو اب لوگون نے کچھ ایسا کھیل سمجھ لیا ہے کہ ذرا کسی اخبار والے کا قلم بہکا - اور اوسکے دشمنون نے جٹ نالش داغدی - خیر اور لوگون کے لیے یہ دلیر کا طریقہ تو بھلے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ بنتے ہوتے ہین - مگر وہ اخبارون مین کسی معاملہ پر بحث ہوتے ہوتے اگر کج بحثی کا موقعہ آپڑے تو اون کو آپس ہی مین سلٹ لینا چاہیئے - یہہ ہوا ہی کرتا ہے - کسیکا قلم سیدھا چلے کسی کا آڑا ترچھا چلے داد فریاد کے لیے سوتے ہوتے عدالت کی زنجیر کھڑکھڑانا اڈیٹر کی شان کے بالکل خلاف ہے - وزیر ہند بلگرامی نے اپنے معاصر بلکہ ہم شہر مشیر ہند پر لائبل کا دعوی کر دیا - مالک - اڈیٹر - جائنٹ اڈیٹر کاتب پریس سبکو پھانس لیا - بھلا یہہ بھی کوئی آدمیت ہے جب اخبار والے بھی اخبار والون کے ساتھ اس بے تکے پن سے پیش آنے لگین تو کاہیکو اخبارون مین کسی معاملہ پر مخالفانہ بحث ہوگی - اور جب یہ بات جاتی رہیگی تو تحریرون کا چٹ پٹا پن ہی اڑ جائیگا - اب رہی ذاتیات سے بحث - یہ واقعی اڈیٹر کی نادانی ہے - مدلل جواب سے عاجز ہو کے بھارنپور کی بھٹیارون کی طرح کوسنا کاٹنا یا بازاریون کی طرح مار پیٹ کرنا - یہہ سخت نالائقی ہے - مگر حریف سے اگر ایسی گستاخی ہو بھی جائے تو اوس بحث ہی کو کسی طرح دبا دینی چاہیئے - اور اگر حرارت نے بڑی کچلانے بیٹھنے دی تو پھر وہ بھی اوسکو برا بھلا لکھکے دل ٹھنڈا کرلے - مشیر ہند نے وزیر ہند کے مالک کو گرانا یا وہ کچھ جو ہوسکے کامتی تو تھی ہی نہین جسکے بنانے بگڑی اگر ایسی ہی خفت گوارا نہ تھا اور متانت کی تسکین تھی تو ... اجازت دیتی تو پھر اس اخبار کو منہ ہی نہ لگاتے جو جواب لکھنا ... کرتے - وہ سمجھتے کہ اب چپ ہو جانا بس

## روپے انڈے بچے دیدین

چھا روس بھی عجب چالباز ہانس ہین - ایک رخ سے تو ہماری گورنمنٹ کو دباتے چلے جاتے ہین اور ایک رخ کو خود دبتے چلے جاتے ہین - اس کے تو یہ معنے ہوئے کہ وہ ہندوستان زبردستی نہین لینا چاہتے بلکہ سُرنگ کے ذریعہ سے ہندوستان مین داخل ہونا چاہتے ہین جیسی تو وہ دلاویز کارروائیون سے گورنمنٹ کو پیٹ مین جج ترین سمیت کھسنے ... کی کوشش کر رہے ہین جب ہماری گورنمنٹ اونکی طرف سے ذرا چوکنا ہو جاتی ہے اور اپنے سامان جنگ پر نظر ڈالتی ہے تو وہ اوسکا خیال مٹانے کے لیے میٹھی میٹھی باتین کرنے لگتے ہین اور ہر پہلو سے ہمدردی اور دوستی ثابت کر دیتے ہین - حال مین جو اونہون نے دریا ... گورنمنٹ انگلستان نئی روپیہ ہاتی روپیہ کر رہی ہے - اور جہان تک اسکو ضرورت ہوگی اپنے رعایا سے قرض لینے کی بیغیرتی کو بھی گوارا کر لیا - میٹھی چھری تیز کی اور اسکو زیر بار احسان کرنے کا اس سے بہتر موقعہ نہ ملیگا چنانچہ اونہون نے ڈیڑھ کروڑ روپیہ انگلستان کے بنک مین جمع کرا دیا - گورنمنٹ کچھ ایسی کنگال نہین اور اسکی حالت کچھ ایسی تنگی پر کی نہین جو یہ دوسری سلطنت سے قرض اور وہ بھی حضرت روس سے کہ جو بوٹی دیکھتے بھوکا ہوگئے مگر مگر یہ زکیٹ و خان نے ایسی بیٹھے بٹھائے نکالی کرا کے تو گویا نگلے تو اندھا - والا مضمون ہوگیا - انکار کر دین تو ذرا تھوڑی سی رقم تھمے جاتی ہے اسکے علاوہ حال کی رکاوٹ بھی ثابت ہوتی ہے - یا یہ سمجھا جاتا ہے کہ انگلستان کا خزانہ ہی چھوٹا سا ہے - زیادہ پیسے رکھنے کی گنجائش نہین - غرض یون ہی سہی پھر اور اب روپیہ رکھ لیا گیا تو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ دیکھئے یہ رقم کس نازک موقعہ پر مانگی جاتی ہے اور سود در سود کی داد کو بیچ ہو رہائی کے بیانہ اور مرغی کے بیل کی طرح ڈیڑھ کروڑ کے کیسہ ڈیڑھ کروڑ بنائے جاتے ہین - یہ روپئے روسی خزانہ کی انہون انڈے دیکر دیئے تو غضب کیا جائیگا گورنمنٹ کو چاہیئے کہ خوب

## دیسیونکی قسمت جاگی

گورے کالون مین جب کبھی جوتی بیزار ہو جاتی ہے تو ہر طرح ذیرہ فول کالی ہی خطاوار سمجھے جاتے ہین اور بیچارا بھادسا جیتی چپڑی ہو نیکے سبب معصوم صفت خیال کیے جاتے ہین - ایک دو کیا دس بیس سے بھی زیادہ ایسے واقعات ہو چکے اور عدالتون مین اونکا فیصلہ اسی کینہ سے کیا گیا کہ جسنے معمولی سمجھ والے آدمیون کا بھی خیال ترقی پکڑ تا گیا - کہ گورنمنٹ اپنی قوم کی پاسداری کرتی ہے - جب ان خیالات کا اظہار دیسی اخبارون مین نہایت زور شور کے ساتھ ہوا اور کیطرفہ کارروائیون کے نشیب و فراز سمجھائے گئے تو گورنمنٹ نے بھی کان کھڑے کیے کہ ان مقدمات کی تحقیقات کو جانچ پڑتال کے غور کیا تو وہ اچھی طرح سمجھ گئی - کہ فی الواقع حکام بالا قومی طرفداری کے خیال سے کھینچا تانی کر کے مقدمہ کا تصفیہ ہیر پھیر کر گئے گو کہ اونکی نسبت قلم دستہ کف و زبان در دہن کا خیال تو نہین ہو سکتا تاہم یہ گمان ضرور ہو سکتا ہے کہ تحقیقات اوٹ پٹانگ ہوتی ہے - اگر قابل گرفت پہلو پر خاص غور کیا جاتا اور اگر یہ کہ پکتیق کیجائے تو جرائم کا پتہ لگ جانا کوئی دشوار بات نہین چنانچہ ہماری عادل اور رعایا پرور گورنمنٹ اسکی خاص ضرورت سمجھے کہ ہم کالون کو بحیثیت رعایا ہو نیکے ہم اپر کرنے کا بیڑا اوٹھایا اگر اسکی توجہ رہی تو گورے دکھانے در حکومت ہو جائیگا - فی الحال ایک پشاور کے مقدمہ کی بابت اسکو انصاف دکھایا ہے کہ وہان ٹیکہ قلی کو ایک صاحب بہادر نے ٹھوکر سے عدم آباد کی ہوا کھلا دی عدالتین تو بھلا صاحب بہادر کا ہی کیا سکتا تھا یہی بات ہوکر قلیا قلی کی تلی پھٹ گئی اور وہ ایسی خستہ ہوگئی تھی کہ اب پھٹتی دو چار گھنٹہ بعد پھٹ جاتی مگر پھٹتی ضرور - لہذا صاحب بہادر بالکل بیقصور بیخبر دہان سے تو وہ رہا ہو گئے - مگر گورنمنٹ نے

# معرکہ آرائی

## فرانس کی عورتین بہادر ہین

مورخہ ۱۸ جون سنہ ۱۹۱۰ء کو ہمارے قیام گاہ سے تہوڑے فاصلہ پر ایک عجیب حیرتناک واقعہ ہوا جس سے کامل ثبوت یورپ کی عورتونکی بہادری کا پایا جاتا ہے اگرچہ ہمارے ناظرین ضرور آگاہ ہونگے کہ پیرس باعتبار عیاشی خود سرد نگار ہے لیکن ساتھ ہی ایسکے ہمارے ہندوستان کے مرد زنکار تر یہان کی عورتون سے بہتر ہے اور مرد و زن پر ہندوستان کی عورتونکا سایہ ہے بلحاظ جثہ اگر دیکھئے تو عورتین مردونسے کہین زیادہ ہین پہر بہادری بہی ایسی ہے چنانچہ تاریخ مذکورہ بالا ایک نوجوان فرنچ لیڈی ایک ہوٹل کے قریب کی گلی مین ایک چار سالہ لڑکی کو لئے کہڑی تہی اسکی پشت پر آہستہ سے جانب تہی کہ دفعتہً ایک دوسری آنیوالی لیڈی نے جس بغل مین بہی ایک لڑکی شیرخوارہ تہی سایہ کے اندر سے چہری نکال کے اوس بدنصیب لیڈی کے پشت مین مثل از جگربان ما بین مقتولہ نہایت چالاکی کے ساتہ قاتلہ کے جانب پہری قاتلہ نے ایک چہری ما بین چہاتی اور بغل کے درمیان مین دوسیدہ کی یہ زخم کاری لگا اور چہری کا دستہ تک زخم کے اندر ہنس گیا قاتلہ نہایت متانت کے ساتہ چلتی ہوئے لیکن مقتولہ کی بہادری دیکھئے کہ باوجود زخم کاری ہانیکے نبانسے اگ تک نکی خون کے فوارہ جاری تہے اسی اثنا مین ایک صاحب نے آکے چہری زخم سے نکالنی چاہی مگر چہری نہین نکلی قریب ہی ایک اسپتال تہا وہان مقتولہ خود گئی خون شناک جاری تہا مگر واہ رے ہمت زبان پر آہ نہین چہرہ پر شکن نہین مقتولہ بید ستان لرزان تہی ہم کہ یہ واقعہ دیکہہ کے پیرس کی عورتون کی بہادری پر ضرور عش عش آگیا

معلوم نہین کہ آپسمین کیا نفاق تہا مگر ہمارے نزدیک بجز عشق و عاشقی کے دوسرا سبب نہین معلوم نہین ہوتا شائد ایک ہی صاحب بہادر سے دو زن بیڈیان محبت کرتی ہون ایک نے رشک و حسد سے دوسری کو سزا کا مستوجب گردانا - دیکھئے پیرس مین اسقدر کثرت سے عیاشی اور اوسپر یہ واردات فقط

مراقم

فسفر شوم نگار - از پیرس

## روئی پیار پر نہین ہو جبہ ارسال لفافہ ہی یہ قران مطلا اسکو جنوان جاہئے

بہیا پنچ - اینجانب ہی والدہ عجب طرح مجنون ہین - قبلہ کچہ پوچھئے نہین جب بے چینی سے چیختی ہے تو تینون تلوک سر پیٹنے لگتے ہین وہ وہ عالم بالا کی خبرین گرفتار ہوتی ہین کہ واہی واہ کبہی تو بندہ درگاہ ہوتے ہین اور کبہی حسین مہ جبین ہوتا ہو اور وہ اپنے نازو ادا سے پہلو مین بیٹہا دل مسلتا رہتا ہے - ساتہہ ہابدولت بہی وہ وہ فقرے مذاق آشنا اُگلتے ہین - کہ مارے ہنسی کے پیٹ کے انتڑیان بل کہا کہا جاتی ہین اور پہر کچہ ہنسی ہی رُک سی جاتی ہے کہ دلنشان نہ جانے کیا خیال کر کے پہر وہی قہقہہ شروع ہو جاتا ہے واہ رے مین اور میرے خیالات - کیا کہتی ہین چشم بد دور بہیا پنچ ایکدن بار ہی گہوم گہام پہر پہرا دسی سیکہ جگیل یا گرکا ذ - کسطرح تنگ کر رکہی ہین آدہم سے چار رشانے چت ہوتے تہے - کہ بی نعاشہ خانم کی نظر عنایت نے اینجانب کو انہین عالم خیال کی گہوڑ دوڑ مین انجیلیو نے بہلا دیکر اسکا تفصیل کر ہی دیا قبلہ ابہی تو بہ قبلہ کچہ دقیقہ نہ گذرا ہوگا - کہ مابدولت اس عالم کون فساد سے عالم خواب کیطرف انتقال فرما گئے

اناللہ وانا الیہ راجعون - ہائین ہائین خواب بہی کیا وحشت اسے حضرت آپ انتقال فرما گئے نا - واہ واہ علی ہذا القوہ مرین اینجانب کے دشمن - اینجانب تو کمسے کم ابہی قیامت کے دوسرے روز تک نہ مرینگا حضرت عزرائیل حلف لے لیا ہو - ہان بات یہ تہی بابدولت خواب مین چلتے ہوئے - اہا ہا ہا صاحب کچہ نہ پوچہئے بہشت کیسا تہا - بس اینجانب ہی اینجانب تہے - ایک تخت مرصع بجواہر و میر اسپے اور اینجانب ما بین تن و نوشش بیک بہی و کرشش نہایت رعب و داب تزک و احتشام سے رونق افروز ہین - وفرون کی الٹ پہیر ہو رہی اور ایک مقدمہ حسب طلب پیش ہونے جا سکتے ہین

پہلا مقدمہ ایک بیوہ کا

ایک نوجوان بیوہ میدان شباب مین قدم دہرے ہوئے جسپر ابہی مادگی شباب کی رو وہ کنارہ مین آرزو مین جوکسی خاص مرتبہ پر بالکل اندہا اور مجبور الحواس بنا دیتی ہین نہایت حسرت و تحسر سے رو رہی ہین پیش کی گئی - ہان کہو نہین کس امر کی شکایت ہے (درست بستہ) قبلہ عالم جہان پناہ خداوند والا کے اقبال دولت کے طفیل حضور کے عہد معدلت مہد مین اور تو کسی قسم کی شکایت نہین - خدا حضور کریم غریبون کی فریادرسی اور دادخواہی سب کیلئے ہمیشہ قائم دائم رکہے مگر حضور والا عرض ہے کہ مجہ دکہیاری آفت کی ماری بکسی کسیرہ تہین یہ حالت تہی کہ خویش اقارب کے علاوہ بیگانے بیگانے ذری ذری سی تکلیف پر پرسش کو طیار تہے جہان ذری سی شکایت کی رگ ہزارون جان سے قربان ہو جاتے تہے ادنی سی مصیبت یکہ و طرح کی تشفیان اور دلدہی کہ کام مین لاتے تہے غرض میرے آرام راحت کیلئے کوئی کچہ اٹہا نہ رکہتا تہا - ہائے اب یہ غضب یہ مصیبت وہی خویش و اقارب بات بات پر جلیش و عتاب کی صورت آزار رسانی و رنجش تری کیلئے آمادہ ہین - ہائے میری ان گذری ہانک

کالا پیر آٹھوں پہر سونے کی چوڑیاں ابھی آب و تاب سے دہکیں ان کی نظروں کو خیرہ کئے دیتی ہیں آداب یہ وقت ہو کہ کالی کالی دو ڈبیں کانوں کیطرح پھر ان رنگ نازک نرم کالا پیر پھر بنا لی رہی ہیں سے حضور فقط ہمیں نہیں طرح طرح کے عذاب میں جا مبتلا ہو - ایک نار سو بیمار کی مصداق بنی ہوں - اعلیٰ ادنیٰ بات پر طعنوں کی بھرمار ہے خود ذرہ سی گفتگو پر تشنیع کی بوچھار ہے - کہیں خدانخواستہ بھولے چوکے کوئی کلمہ منہ سے نکل گیا - جھٹ کوئی خراش کر دیتی - اری اب زبانیں کیا ہوتی ہیں - سنگ خاراں ہوتی ہیں - توبہ توبہ - یہ کلمہ - لاحول بلا کرو - بڑی بوڑھیوں کے نام پر پانی پھر گیا - دوسری صاحبہ اور بھی تنک چڑ لگانی ہوئی بول اٹھیں - اسے ہو گیا - کہوں نہ ہو گوری انگریزی میں جو منہ کھولے درجہاں زیست سے بجا ہے آپ تو مزہ سے شب کو میاں کی باتوں میں راتیں گزار کر خوب دل کھول کھول گلچھرے اڑائیں - چلو ہم اوروں کی جانیں کچھ ہی کیوں نہ ہوں جو اجرا کا زندگی کا اب منہ پر چلا کر خود پھوٹ پھوٹ جائیں بکیا کریں نہ شرم ہے نہ لحاظ - اب ایسی لیلیٰ زیبا رہے کوئی ہی حضرات بیراور پر اللہ بیچے بیچ کے اور کوئی مددگار نہیں لیدران مصائب جانگزا سے کوئی رہائی کی صورت نکالیگا - خدا کیلئے اس عذاب سے نجات دلا دیجئگا - ہائے یہ شباب یہ جوبن اور یہ مصیبت یہ آفت - انجانب (دلہن) داعی احکم الحاکمین نے بس جبر کر جسکے لئے پیدا کیا وہ کچھ ادھی کر شاہ بلند رہا ہے اسکے بغیر ایسکے چارہ نہیں - سادی بغیر اس کے مسرگا انہیں بیچ ہو سب روئی بیمار نہیں ہر چند رسالہ غائب ہوچکا فرمان مطلا اسکو جوڑا چاہئے - رہا ما بنب اہتمام گھبراؤ نہیں انجانب جشن عنقریب ہی منعقد ہونے والا موسوم جشن معاشرت جاری فرمائے جائے ہیں ساتھ ہی چارکم سو روپیہ نقد سے ملانی مانات

کالا پیر بھی ٹھونک بجا کے بیٹھے - حضور پنچ بہادر کی رعایا انتظار کرے - (باقی مقدمات آئندہ)

راقم

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینوں پر
ہمیں تو موت ہی آئی شباب کے بدلے

بقلم
نقشہ

## کبھی یہ دل تماشہ گاہ عیش و مسرت کا
## اب اسمیں حسرت و یاس و تمنا سیر کرتے ہیں

یار پچ پچ - ارے میاں پنچ - پنچ بہادر ہرت - تسلیم - آداب - بندگی - کورنش - مجرا - سلام زندہ موری - سبے گوبال - نوش کار - گڈ مارننگ ہائیں ہائیں بھولی دوں کی - اخاہ اب آپ شتاب اتو گئے ... آپ فرمائی مزاج شریف اے جناب نہ لطیف نہ کثیف ہو جو دن گذرتے ہیں غنیمت ہیں یار خشت زیر آسرا ہو آج تو جناب عجب یاس و حسرت کے پتلے نظر آتے ہیں کیوں خیر تو ہے - مزاج تو اچھا رہا - فرمائی کہیں بدخوابی تو نہیں ہو گئی یا زمانے کے ہتھکنڈ قبلہ عزازیل نے دور ہی سے انگلی بتائی - یا ناشتہ پانی کے عوض گھانس پھونس چٹ کر گئے جی نہیں قبلہ مادر چہ خیالیم و فلک در چہ خیال -

آجکل غریب کہنڈوہ و اطراف نواح کے رنگ عدم بارش کے سبب سخت پریشان و بدحواس ہو رہی ہیں بدنصیب عاشق زار کیطرح آجکل کہنڈوہ بیٹھی جاتی ہیں سسک رہا ہے غریب رعایا زمانہ ناکی فریاد کرکے رو رہی ہے - ہائے - کبھی یہ دل تماشہ گاہ تھا عیش و مسرت کا - اب اسمیں حسرت و یاس و تمنا سیر کرتے ہیں - کمبخت قحط کا نام سنتے ہوئے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں - حواس باختہ اڑ گئی دم ناختہ ہوئے جاتے ہیں - اس طرح سننے تو کہیں کا نہ رکھا - اگر خیال جاتی کہ یہ تو جانی جناب منشی جانکی پرشاد صاحب سکریٹری میونسپل کے قدم لیجئے - کہ آپ کے اہتمام سے دو ہزار غریب و غربا دو وقتہ راشن اڑا کر دعا کرتے ہیں ورنہ اب تک تو خاک دھول بکائن کے پھول نظر آتے شکر ہے کہ صاحب کمالوں مائی کے لعلوں سے دنیا بھری پڑی ہے یہ ہم نے مانا کہ جناب اپنی جیب کا نہیں خرچ کرتے - مگر حضرت خیر خواہی و کوشش اور جانفشانی بھی کوئی چیز ہے قبلہ ہم سو میں کہدیں ہزار میں کہدیں کہ ان کی ہمدردی کی دہوم تمام کہنڈوہ میں مچی ہوئی ہے دو ہزار مخلوق روزانہ کہ آپ کے اہتمام سے کچھ روٹی تقسیم ہوتی ہے بھلا کوئی یہ تو کہدے کہ ان کے انتظام میں ذرہ برابر بھی کوتاہی ہے ؟ ! اور سنئے گرمی اس شدت کی ہے کہ پیر فلک کا دماغ آسمان پر چڑھا ہوا ہے اور جناب آفتاب کے رنگ سرخ ہو رہے ہیں - خدا خیر کرے درخت اشجار روز بروز کے سوکھے لبھ دیگر سے جلتے نظر آتے ہیں غرضکہ بیچارے کہنڈوہ کی حالت نہایت ابتر ہے دعا کیجئے - جل جلالہ اپنا رحم کرے -

راقم

کیا کہیں کس سے کہیں کس لئے پہر سنتے ہیں چار طرف مظلوم سے

بقلم
غلام حیدر از کہنڈوہ

## نئی چاٹ

### بطخ سانپ کو کھا گئی

سبحان حضرت - ابھی ابھی سخت گرمی کی گرما گرمی کے طفیل بارش ہو چکی ہے - اور دماغ شریف کا یہ حال! کہوں جناب یہ واللہ بڑی نعمت ہے یا فرانسیسی زبان امیر خسرو کی ہندوستان سے جعفر زٹلی کی ہیلی - جہد جانچ

کا شمتا ہے یا ظہوری کی اُلجھی ہوئی عبارت۔ ناسخ کا ہمسنی شعر ہے۔ یا مرزا غالب کا ادق مصرع۔ چنڈو خانے کی گپ ہے یا نشہ بازوں کی بک بک۔ بچوں کی غوں غوں ہے یا بڑھیا کے جھگڑے کی چوں چوں۔ آخر یہ جلا کیا ہے۔ اور اسکا نتیجہ بی نایاب جان کے پیٹ کیطرح کب برآمد ہوگا۔ واہ واہ صاحب ابھی پردے سے پہلے تمھوں سے الگ وہ تو یہ ہول گیا جاؤں اچھا سا دیا بچوں گلدستہ ان سب کے مالک بن بیٹھے۔ ذرا سی بات نہ سمجھ سکے۔ بمبئی کی بات ہرگز سمجھوں۔ خیال کروں۔ سوچوں۔ عقل کے گھوڑے کو میدان غور میں سرپٹ دوڑاؤں۔ دماغ کی گرہ سلجھاؤں لڑکوں کی نزدیک کاشف کبل دینے والے کو۔ زنانہ نگر پر نثر کروں۔ مجذوب کی بڑ کا جواب۔ ہاں اب آگئے ہو۔ مطلب کے اور مطلب کے اوٹ سے رنجیدہ بیچتا۔ ولی یا ولی ہی یہ نئے ساسد کے معدنی بن گئے۔ دیکھئے تاکہ پڑانے گھاگ کھوسٹ جنتی۔ سر گئے ماسٹے۔ سنے۔ نیو نگرہ سنئے یہ مجذوب کی بڑ ہے۔ مابدولت کا مضمون شہر شراز کا جلتا ہوا فقرہ نہیں تھا۔ کہ گھنٹوں میں سر دیکر گھنٹوں مراقبے میں آمد ست لیا کرتے۔ افوہ اب سمجھ گئے یہ افیون کے سمجھنے والوں کی اصطلاح میں بنا ہوا لا ہا تھ کیا بات ہے۔ چشم بد دور دور کی کوڑی لائے ہو۔ جانئے آگیا بمبئی کا سپید بازار بخش شدہ یا کیوں کیسی کہی۔ اب بھی ہماری سخاوت میں اگر کسر رہ گئی ہو۔ تو ہمارے گلے میں بی نیازی جان کے رنجیدی زاہد کا طوق۔ دیکھئے ان قزاق صفت دن دہاڑے کے رہزنوں نے بے تحاشا غریب خلق خدا کا کیا ناک میں دم کر رکھا ہے کہ ذرا بھی بھلی منہ زور نہیں ہنستے وار نہیں تو جیسے سر میں غرور رہا ہو ویسا ایک آدمی مدوم آباد کی بھی عداوت کر سکے ہرج ہی جانئے ہیں اور روپیہ تو جب غلام کو نانا آتا ہے

دو چار کی نہیں دس بیس کی تقدیر کی کالی کالی ہنڈیا تو۔ لٹھ بہ بہر۔ لعلدار جو نے مرغزہ وغیرہ سے اچھی طرح کھول بجا لی ہو۔ بیچارے سرخ سوہو کر یہ شعر پڑھتے پڑھتے گھر کو بیرنگ جاتے ہیں۔

چمک اٹھا ہر رنگ خون سے یا قوت یمن بنکر
مری تقدیر کھلکر کھل گئی نقدیر تیمر کی

دیکھئے یہ طوفان بے تمیزی۔ ابھی کیا بار بار لانا ہے کیونکہ ان دوکانوں کے بیرحم۔ لالچی۔ مالکوں نے رہن سنگ بہ اقدم دوختہ ہے پر عمل کرنے۔ لال لال منہ والے سپید سپید پگڑی والوں کی دردو دہک سے پوری پوری نجات حاصل کرلی ہو۔ ہماری رائے میں ان سبکا چالان جنوبی افریقہ کو کردیا جائے تو نہایت ہی مناسب ہے۔ گوری گوری چمڑی والے لال لال منہ کے ماسوں سے سپید سپید یہ سرخ سرخ اشرفیاں بہت کچھ سبق لائینگے بیچارے ہندی نژاد چار آنہ کے مزدوروں کی ہیری پھیری کا تو گلا اس ظالمانہ وسفاکانہ کارروائی سے نہ گھونٹا جائے گا ہمارے کان روز روز کی شکایتوں سے عیش کا سبز ماسوں کے دماغ کیطرح قرت سامعہ سے بے بہرہ ہوگئے کہ آج فلاں نذر گزنیش تونے سونا لیکر فرار ہوگیا کل فلاں سچی ہرکیا ہار مرگیا۔ پرسوں ایک مالی نے مالی طمع سے ۹۔ ۱۰ برس کی لڑکی کا گلا دو تین پیر کے مال کی غرض سے گھونٹ دیا۔ خدا کی پناہ۔ معاذ اللہ ہماری عادل گورنمنٹ جلد توجہ ہو۔ بس حضرت سے بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا اتنی بکواس کا ماحصل یہ تھا۔ واہ کہیں اس پردے میں نہ رہتا ہمارا مضمون۔ شیطان کی آنت نہ فرقت کی رات۔ طول امل۔ بس حضرت یہی زیادہ نہیں تو سیسے کو موجود ہے۔ بعض شہلان ہاڑی کی بالوں کیطرح چوہا گیا گم۔ یا مرفاہ نہیں ہے۔ کیوں کچھ آیا سمجھ سکے ہیں۔ مضمون گچپل ہتھائی ہے۔ مرزا

کی دوکان کا چوٹ پٹا بچتا ہے۔ پڑہتے اور سننے والوں کو منہ اور کان مسہ زبان چٹخارے نہ بھرنے لگیں۔ تو یہ ہمارے قلم تیموریہ کا حوالہ۔ یا اب کی دوالی میں اُن کا ورد الا نے نمائش ہنیوں کی جنپیا کا گلٹ۔ نو روزی انعام۔ عینک بازوں کا حصہ ہو گیا۔ گو باغوں کی سیر کرنے میں ہر شخص نے لاکھوں ہی سبز باغ دکھائے لیکن وقت پر آنکھ کھل جانے سے کچھ رہ گیا مرغ فیروزی نے ہزاروں طرح کیسے رنگ بدلے لیکن کچھ بنا دیا آرسے آگیا کھلے ہوئے سلتے جلتے بالوں پر زر روزی تختی زینت کچھ تصدق ہوئے۔ لیکن گرد ملال نے گرچہ زلف پریشان میں جگہ نہ پائی۔ وہاں طبع مانع ہو گیا۔ کیوں کیا چلتا ہوا مضمون اڑتی ہوئی خبر اسکا مطلب بکاولی کے حوض کا لال لال جلتا ہوا لانا ہے۔ دیکھیں کون کون یہ کاتبا دیتا ہے۔

باغ جہاں میں خواہش دولت فضول ہے
کہتے ہیں اشرفی جسے گوبر کا پھول ہے

ذرا دیکھئے گا کیا بڑے ولی اللہ بگڑے ہیں۔ کہتے ہیں اشرفی جسے گوبر کا پھول ہے۔ یوں نہیں کہتے کہ گھوڑے کہنے والی مثل ہے۔ حضرت ذرا زبان کو سنبھالے ہوئے یہ منہ زبان۔ بڑے بدلگام ہو والسلام نہ کہنا۔ یہ ایک میراسی کا نام ہے۔ اور روپیہ کی نسبت کیا کہا اگر ہمارا خدا سید ہا ہو تو دولت گہر کی لونڈی کا نام ہے اور اقبال غلام ہے۔ دیکھئے نا مغز یا حشی۔ کہاں اور بیٹھے احمد بیٹھے۔ دولت کے خوف سے بدل رہے ہیں لگتے رہنے لگے اب مہذب جنٹلمین کہلانے ہیں۔ واہ جنٹلمین کی بھی ایک ہی ہوئی۔ ارے میاں یہ لفظ تو جیسے ہم نے ہر اسٹیشن کے پاخانے پر لکھا دیکھا۔ بمبئی کی کہنی میں جہیں تو کچھ شک سا ہو گیا۔ جی درست ہے۔ آپ کی یافت ہو سے میں چار بازاری جیلین

دشمن میں سرگرداں کے گئے۔ صدمے گرانکو جی چاہتا
جب۔ خوب سمجھ بیٹھے کیوں حضرت چین نہیں آپکو کھانا
نکالا۔ مورکے کہاں سے منت کے نکلے جب سے
کم بخت گریبان چلی ہیں۔ سکتے ہیں مشرق یا دفا
کا حکم رکھتے ہیں۔ بیر ہستے دستیاب کرکر ہونگے
حضرت مطلب شیدا دیگر است۔ اپنی کچھ ہو سے
دو چار کاسے گدے چراغ کی تم پر جتائر۔ وہ بیکے
دولت سے جو بادولت کو نفرت ہوگئی اسکے سبب
یہ ہیں۔ خدا خوار کرش ہو گرش ہو کس سے سینے۔
ایک مدعا علیہ کچہری میں دروغ حلفی پر رنا ہو تو اس
گرفتار کیلئے + ایک آدمی تمام دن۔ گرا ہوئے جیل
کیطرح چلتا ہے تو اسی مکار کیلئے + ایک فاحشہ اپنی
عصمت عفت غیر مردوں کے حوالے کو بنی ہے
تو اس حرامزادے کیلئے + سپاہی فوجیں گرتے
توپ تلوار بندوق کا سامنا کرنے میں تو اسی بیرحم کیلئے
وکیل چھوٹے سے مقدموں میں زبان کی تیزی کہاں
میں تو اسی بیوفا کے لئے + اہل پولیس خلق خدا پر کانوں
ظلم کرتی ہے تو اسی ستمگر کیلئے۔

علی ہذا القیاس سب کو اسی طرح سمجھ لیجئے۔ کہانتک
لکھوں۔ کیا تماشہ کی بات ہے کہ جس کے پھندا نہ
جان دیتا ہے دنیا ہے کہدی جاتی ہے۔ سو ہی آخری
وقت میں حسرت و یاس سے چھوڑ لی پڑتی ہے
اسلئے اینجانب سنے تو سب ہی سے طلاق دیدیگا
سب کیسے کیسے رہے

### راقم

نہیں دنیا میں دولت سے ہر ایک کی زندگی بہتر ہے
سمجھ کر دیکھ لیں جہان کیوں اہل گئے ہیں

### بقلم

ایک ادنیٰ غلام کا شیدا جس دلی بھر میں ہو
خدائے تو جہد ار

(دہلی)

## مضمون و خطہ کا جواب خطہ

پیاری آپکے خط نے اینجانب علیہ الرحمۃ والنغفران
کو مارے غصہ کے پاجامے سے باہر کردیا۔ ہاں خواہ مخواہ
کو حسرت و انبہاج سے چور چور نہا کر ہنسا دیا۔ جناب
کو تو بھی ایک سو قوطن طور رکھا تھا مگر خبر میں پڑ کر کہنا جناب
کی محبت ہے دشمن ہے مجھ سے بدگمان کردیا۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ شفقہ
کو یہ لائق نہ تھا کہ بے سوچے سمجھے کسیکو اپنے کاٹنے لگیں۔ واہ
بس محبت جبکہ آپکے خاندان نے جو ایسی رکھا نصف ہی کسیکو کیا ہو
دشمنوں کو زہر لفٹ ہر گھڑی ہی پڑی رہتی ہے۔ کہ کسیطرح گرو
چنانچہ بقول شخصے سہ دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر
اب میری طبیعت بھی ان باتوں سے رنجیدہ ہو چلی ہو تو نا گوار
اگر بھی خود بخود میرا خیال رہتا ہے سب سے پیاری
آپ کو پیار کے بارے میں بہت کچھ خیالات ہیں — واقعی
یہ پیار کے خیالات تو کیا چیز ہیں مزہ نکے بچنے نہ دو ہیں کچھ بھی
سمجھا تینوں تینوں تو ک۔ سو جیتے لگیں تو نام نہیں
پڑا ہے کہ کبھی دل جوڑ کام نہیں ہو اور آگ لگا نگا تو داغ نہیں
سمجھے اجی دہلی جاتے ہیں۔ رخصت والسلام علیکم

نوٹ۔ پیرو مچیا خاکی نے دو خطہ مضمون میں تو دو خطوں ہی کہنا
مناسب ہے اینجانب نے اتنے ہاتھوں سفر کے انتشار میں تیسرا بھی
لکھ ڈالا۔ پہلے شروع سے اخیر تک مسلسل پڑھ جائیے پھر
جفت کو چھوڑتے ہوئے۔ طاق طاق پر نظر دوڑائیے۔ اچھا تو اب
ہمت شکستہ کر بھی حملہ کرڈالیگا۔ پہلی سطر پڑھ کر پھر دوسری سطر
پڑھئے پھر جفت جفت کو باہم ملاتے جائیے۔ کیوں سمجھے۔
اچھا رخصت۔ اب دہلی میں ملیں گے انشاءاللہ۔ بندگی

### راقم

ایکجا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

### بقلم

مولانا خستہ
مسافر دہلی مدظلہ العالی

## منبع فیض پریس دہلی کی بے نظیر ناول

آپنے ناول تو بہت سے دیکھے ہوں گے مگر ہماری
خاطر سے ایک ایک جلد مندرجہ ذیل ناولوں کی
بھی ملاحظہ فرمائیں۔ درخواست کے ساتھ اخبار کا
حوالہ ضرور دیں نام و پتہ خوشخط لکھنا
چاہیئے۔

**عزت** المعروف بہ رقص بسمل۔ یہ وہی ناول
ہے کہ جس کے اشتیاق دید میں لوگوں کی آنکھیں
سرِ راہ منتظر تھیں۔ لائق مصنف نے ایسے کچھ اس
ترکیب سے لکھا ہے کہ بہ صفت موصوف بنا دیا
اس میں جوانی کی امنگیں شباب کی رنگین نازو ادا
کے کرشمے تعجب خیز چالیں حیرتناک سازشیں سفاکی
کے ظالمانہ برتاؤ خود پسندی خانگی بیگمات آوارگی
بدافعالی غیرہ وغیرہ کچھ اسطرح بحث کی ہیں کہ ہو بہو فوٹو
کھینچ دیا ہے ولایتی کاغذ عمدہ لکھائی سنہری چھپائی
ضخامت ۱۶۰ صفحہ قیمت مجلد (۱۲/)

**شوخ طناز**۔ اس ناول میں وہ بات دکھائی گئی ہے
کہ کسی ناولسٹ نے نہیں دکھائی اسمیں ایک قصہ کی
تصویر کھینچی گئی کہ پڑھنے والے عش عش کرتے ہیں۔
اور بغیر ختم کئے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ یہ آپ ہی
اپنی نظیر ہے۔ قیمت مجلد (۱۲/)

**قتل نظیر**۔ دہلی کی ایک مشہور طوائف نظیر جان کے
قتل کا پر درد قصہ ہر دو حصہ (۹/)

**خورشید مرزا اور مہرالنسا بیگم** ایک بہو اور
بیگم کا قصہ کہ دہلی کی پیاری زبان میں لکھا ہے (۹/)

**سوانح عمری حسن آرا بیگم** اسمیں جو جو مصائب
حضرت عشق کی بدولت پیش آئے ہیں بالتفصیل درج ہیں
قیمت (۹/) پتہ ذیل سے طلب کریں۔

ایس۔ آر۔ ابن احمد اینڈ کمپنی۔ منبع فیض پریس
دہلی۔ گلی قاسم جان۔

# نیکی برباد گناہ لازم

## اور نفع میں

## آنکھیں نکالیں پولیس کے لازم

کہو میاں پنچ کیا سمجھے۔ اور سمجھے بھی کہ کیا سمجھے بکو پنچ
بو سمجھے بھی یا ایسی ہی ہوں ہوں ہو رہا ہو آئیں بائیں
میاں کچھ اونچا سنتے ہو۔ نہیں بہرے کہو۔ جناب میں کہتا ہوں
کہ نیکی برباد گناہ لازم بھئی یہ تو ہم سمجھتے ہیں۔ آخر
تمہارا مطلب کیا ہو۔ میرا منشا یہ ہے کہ نیکی برباد گناہ
لازم۔ لاحول ولا قوۃ۔ ایک رٹ لگا رکھی ہے بھئی یہ
تو زمانہ حال کی خوبی ہے اسکی شکایت ہی کیا۔ اور ہر ایک
کا ایک منصبی فرض ہے۔ وہ چاہے سو کرے سب کیا درست
تھا ایسی نیکی آپسے دور خدانخواستہ کسی کی جسکا بدلہ
نہ پایا۔ اسوقت تو بیٹا باپ سے اور باپ بیٹے سے
اور بھائی بھائی سے اور خاصکر بڑے چھوٹے سو تو ل
کے ہیکے سگ باش برادر خورد مباش۔ بتاؤ کیا سمجھے
اب بھی کچھ سمجھے یا نہیں۔ بھائی عجب مردود گھامڑ
ہو۔ ایک اور جول میں پکڑ اور پکڑ میں برنگ لگادی
اور اصل مطلب کہیں ٹھوک دیا۔ ارے میاں کیا کہیں ایسی کہ
تو بہتر ہے کہ ختم شد کیا بلکہ بالکل لولے لنگڑے
کانے اندھے بناؤ میں۔ تمنے وہ سنا ہی ہوگا دیوانہ باش
تا غم تو دیگران خورند۔ نا انکہ خود بیش غم روزگار
بناؤ لکھ کیا سمجھے۔ جو اسپر بھی نہ سمجھو تو پھر تمکو خدا سمجھے
تو نعوذ باللہ تم پورے بینڈ ڈیل ہو۔ بھائی خدا
کے واسطے آپ اپنا مطلب بھر باتیں۔ اور دماغ کو بہتر ہوں
کو زیادہ تکلیف نہ دیں کیونکہ جیسے مارکیٹ کا ٹھیکہ
ہوا ہے۔ اور لوگوں نے اتفاق کرکے ہر پیر چھری
بیچنا شروع کردئے۔ اور میاں صاحب بڑے تو بڑے
چھوٹے سبحان اللہ۔ جیسے بڑ قصاب جنہیں میر بھٹہ
مین بکری... کہتے ہیں اونہوں نے اور بھی غضب
کیا ہو کہ بکری بھی نہیں بھیڑ کا گوشت۔ خدا کی
پناہ۔ گوشت ہوا بادام الائچی ہوگئی۔ خدانخواستہ اگر کوئی
غریب آدمی ایسے عارضہ میں مبتلا ہو جس میں حکیمی یا ڈاکٹری
بکری کا شوربا کھانیکو بتائیں اس سے بہتر یکہ انسے جیسے
کہ ان حضرات امراض کی خدمت میں بہت زور کے
ساتھ استدعا کیجائے کہ بجائے ہم غریب لوگوں پر ستم کے
مہربانی فرماکر ہمارے مارکیٹ والوں میں اور قصائیوں
پر کرپا کریں بلکہ خاص لوگوں کی دکان جسکی ہیبا کے کیسے
نیچے پانی کا سیپ ہے۔ انکو خفیہ کمیٹی اور اتفاق سے جو پیسے
بڑھ دن کا دہن ہوتا ہے کیسے پیٹ کی گٹھری کہدی
وہیں تشریف لیجائیں خوب خاطر تواضع ہوگی۔ وہ یاری
کا مٹن اور گینی کا بیف دعوت میں ملیگا۔ جو بڑے
بڑے نہیں کھا سکتے۔ اور یہاں دال بات بھی مشکل سے
نصیب ہوتی ہے۔ ابھی اونکا ساتھ کرنا چاہتے ہیں
اور تمہاری ترقی خواہ جو صرف تمہاری امداد پر قرض کہا کو
بیٹھے ہیں۔ وہ ہے نائیٹو ڈاکٹر۔ اونکی بھی بھرپور
منہ سے بات ملا نیکی ٹھیری گی کہ دوسرے کب نصیب ہو
میاں۔ کوئی ایسا کہاں سے لائیگا۔ نہ کسی میں ایسا
اتفاق ہوگا۔ نہ ڈہائی سو کی جمع میں کھاپکے ایکہزار
کی تو فیر ہوگی۔ جناب چھ برس کی اتفاقی کمیٹی میں ہزاروں
کا اولٹ پلٹ ہوگیا۔ تمکو شاید تو بہنے سنا ہوکہ امسال
اتفاق کی گورنمنٹ سے مانعت ہے۔ ارے میاں تمہیں کیا
معلوم راتوں کو پوشیدہ کمیٹی ہوتی ہے بھئی واہ۔
صرف اسیوجہ سے تمہارا دماغ کمزور ہو گیا۔ اسکی دوا
تو چٹکی بجاتے میں ہوتی ہے اچھا نسخے بتائیں نہ تمکو نسخہ
ہے۔ کچھ مٹھائی کھلواؤ تو ہم بتادیں۔ اوس سے بہتر کیا
ہے۔ جتنا جی چاہے مٹھائی کھاؤ۔ جگہ بیچکی لے لو۔
شیخ بلو کی دوکان میں تمباکو کٹنے کا شیرہ وہ بڑا
دونوں کا پیپوں میں بھر رکھا۔ کھاؤ پیو نہاؤ۔ جی چاہے
تو دو چار پیسہ شیخ... علی کے ہاتھ فروخت کر ڈالو۔
دام کھرے سمجھو۔ اور قسم بارہ ۱۰۰ کی وہ اوڑی برگی
کالی مرچیں اور لاکھوں قسم کی مسالہ بھر رہیں اور وہ
کیڑے مکوڑے اپنے جوش میں آبے میں رکہا کروگے
تو یاد کروگے۔ یہ تو حق ہے۔ عجب چھچی ہو۔ اگر من
لاؤ بیر کی بھی ہوتی کشمش اور ۱۰ من ہونگے لادیں
کی الائچی کے دانہ اور ۲۰ من پوڑی پر کے تل کہواؤ
تو ترکیب یہ سن لو کہ اسپر تیرہ تو بہادر جو سب کام ہوتے
بہادر کی دھجی ہوئی کہ اسکا انجام تماشا دیکھا پچکے قصابوں
کا سا ہوگا کہ ہر محلہ میں ہر قوم میں قصابوں کے کہانی
کہاتے ہیں کہ نکے سیر گوشت بکا تہا اور بوچر ناک سگڑی
تہنے۔ کہ غلطی ہوئی۔ اگر اسپر نانے تو جیا پانیز خان کو
آگے دھر لو۔ وہ خود خاص حکام ہی میں سبکو گزنٹ
کے سامنے پیش کردیں گے۔ پھر دیکھنا کہ روپیہ ہر
اور پیسہ ادھا ڈیکی ٹھیر گئی۔ لیکن یار ایسا نکرنا وہ
ہی اوپر والی بات۔ نیکی برباد گناہ لازم۔ ڈاکٹر جانی
پاکر نہو جانا۔ واہ وہ تو پادری صاحب ٹھہرے۔ اور
تمکو تو کنٹر سمجھے۔ نہ کسی کی شجاعت اور حاتم کی سخاوت
سمجھیں۔ جو دل میں ٹھن جائے وہ کر دکھائیں ارے
میاں خوب یاد دلایا۔ وہ بات تو رہ گئی۔ اور امسال
میل جول اور جول میں پکڑ اور پکڑ میں برنگ اور برنگ
میں برنجی اور برنجی میں تولی۔ اور اسوی میں دہاگا
پرونے چلے گی۔ اور اصل مطلب خود بڑ و بھائی
اسوقت معاف کرو۔ مجھکو پروفیسر ڈاکٹر سکاٹ
کا لکچر سننے جانا ہے ۱۲ بجگئے۔ فرصت ملیں ہے
ایسے اونچے لوگ تشریف لائیں گے۔ خوب جبر ہوں گی
دمین بھنگی عجب مقبول سین دیکھا جائیگا۔ بلکہ دیکھو
وہ کوئی ذات شریف کی ٹوپی ڈنڈے جیسے کمانڈنگ افسر
صاحب کے گھوڑے کے ساتھ لگ رہنے دوڑتے جاتے ہیں
گرتے ہیں۔ زرا ہنسنا۔ صاحب کے گھوڑے کی دم کو
اور اونکے کیا مناسبت۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ گورنمنٹ
کے کچھ نہ ہیں گھوڑے گھوڑے پیشاب پیرا ہو اسکی
ڈنڈے والے نے ڈنڈا نذر کیا ہو اور سکی رپورٹ کرکے
بہت کچھ بن گئے ہوں۔ اگر ہم لوگ کنٹرے بہنے

کسی کپڑے میں مرت یورپین زیب کا کیا نقصان جب صاحب لوگ بالکل کپڑے کپڑے جناب ہر جگہ پہنتے ہیں۔ یہ ہی ثبات ہے کہ اگر وہ گورے صاحب لوگ ہیں۔ تو ہم کالے صاحب لوگ بانی جو لباس وضع اونکا پاس وہ ہمارے پاس صرف ذرا سی کثر رہگئی ہو سو اوسکی بھی کوشش ہو رہی۔ پھر دیکھنا۔ بی بی ہمارا ساتھ فٹن پر سوار ہو۔ پھر دیکھئے بہار کیسی بہار ہو اور میاں نہیں کوئی نیچری صاحب نہ ہونگے تمہیں کہو ہوگا۔ وہ دیکھو صاحب ترکی ٹوپی کالا کوٹ نظر آتا ہو یا نہیں۔ ہان ہان۔ آہین۔ تم بھی بالکل بدوم کی دم فاختہ ہو۔ یہ تو مسٹر جس ہر کہا بڑنگ صاحب کا۔ مالدہ مین نے جانا کہ کوئی نیچری صاحب ہین۔ تو کیا خبر کوئی۔ ایکہ۔ یا نیچر ہو جاتے یا کوئی غریب نیچری سا جیسی کرنے لگے تو کیا کوئی شک باہر کی ہے شخر نیچری اس لباس ہی کا نام ہو یا کوئی خاص رنگ سمان سے گر پڑے تو نہیں تم سنتے ہو نام ہم نے بمبئی تال خبر پر بھی کہ یہ لباس پہنے دیکھا اور ملا سی زینت کثرت سے استعمال کی گردن مارتے ہین۔ دراصل مین صد یہی تو یہ ہے کہ ملاسی نیچری ہو کر ملا سنو کو گی کر کچھ گانے بجانے کو بیاہ شادی مین بلا مینگ آور نیچری ہم صاحب قبلہ یہ نگے معاف ڈمل ڈنڈے پر جا ہین یہ بھلا ہو سکتا ہو ہرگز نہیں اگر ایسا ہوا تو صاحب کہنے پر ۔ ۔ ۔ کیوں اب بھی سمجھے یا نہیں ارے بھائی منہ وہ تو نجیادو نکی برباد گنہ لازم۔ بھائی اب فرصت نہین میاں تفصیل دار نہیں تو سمجھا۔ خیر تم بہت دق کیا ہے۔ سنو۔ ریلوے اسٹیشن پر کسی اندھے کو کچلے ندوا۔ ورنہ انجا کھینچ مین پڑو گی۔ قابل ہو کر۔ لاکن جوان فرزند کو جیسے عباسہ سی پابندی نہ دینا۔ وہ نہ جیسے سے ہاتھ دھو گئے۔ اگر پہلے خرم نہ ہو تو اند سے بن جاتا ہے لوگ غم کہا ئین۔ گھوڑے پر سوار ہو تو کسی جی حاذق ست خواہ کیسے ہی ماہر ہو راستے میں ٹھوکر نہ

کہنا اور خود لائق فائق ہو کر کسطرح سے بڑی کی تحقی مین نہ رہنا۔ بھیک مانگنا۔ اور زیادہ شفر تھا اور جن کو دیدہ شریف کو تکلیف دینا۔ لیجئے بندہ درگاہ رخصت باشد بعشونند کی سیف یا بند۔

راقم

اختر تابندہ عوف سنی۔ نظم وہ ہی کہری سکنے والا وہی ایم کے بی کالا کہا تی از بمبئی تال۔

# جاسوسونکی پرو ٹیمن

ہوس آف کامنز مین مسئلہ چین کے متعلق بہت بحث ہوئی۔ مسٹر برادرک نے بیان کیا کہ موجودہ غیر مستقل حالت کو دیکھتے ہوئے ہین کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ گورنمنٹ نے جاپان کو اطلاع دی ہے کہ ہمین امید ہے کہ سفیر فائدہ کی حفاظت کیلئے تم فورا چین مین مسلح فوج بھیجو یہ خیال کر کے کوئی وجہ نہیں کہ کسی طاقت نے جاپان کو بیکار کر ہمت کیا ہے۔ برٹش گورنمنٹ کی سب سے بڑی خواہش یہ ہو کہ تمام طاقتین اتفاق سے کام کرین۔

شہنشاہ ولیم نے بحری فوج کو چین کیطرف روانہ ہونیکے قبل کہا کہ بہت خوفناک اور وحشیانہ ظلم نے تم کو چین کیطرف جانے پر مجبور کیا ہی اور جب تک جرمنی اور دیگر طاقتوں کو جھنڈے پیکن کی فصیل پر لہرانیکی خبر نہ سنونگا اور سو فرقت تک سب تمہے چین نہ آئیگا۔

چینی اب ٹینٹسن پر حملے کر رہی ہین اور دیوار (فصیل) کے قریب مورچہ بندی مین مصروف ہین۔ یہان کی حالت بہت نازک ہو گئی ہی۔ تار کا ایک تار منظر ہے کہ برٹش ایڈمرل ہیرالسیمر نے تصفیہ کیا ہو کہ اگر ممکن ہو تو ٹینٹسن پر

اپنا قبضہ باقی رکھنے کی کوشش کرین۔ اور اس مین کوئی دقت نظر آئی ہو تو اسے چھوڑ کر تاکو پر قبضہ کرین۔ پیکن اور ٹینٹسن کے درمیان ۴۰ ہزار چینی سپاہی جمع ہو گئے ہین۔

و آورمین کوون ہیر جنرل کلمینٹس ننڈلی کی طرف دشمن سے مقابلہ کرتے رہے رات کو دشمن نے اپنے مورچے خالی کر دئے۔

پیکن کے تین چینی پناہ گزین بیان کرتے ہین کہ کل خارجی طاقتون کے ایک ہزار آدمی جنکے گورنر باوروبانی تہا برٹش سفارتخانہ مین جمع ہو کر چینیون کا مقابلہ کرتے۔ آخر شب دشمنون نے سفارتخانہ جلا دیا اور سب لوگونکو تہ تیغ کیا۔

رپورٹ کیا جاتا ہے کہ شہنشاہ چین اور ملکہ ڈواگر کو زہر دیا گیا۔

تازہ خبرون سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۰ ہزار متفقہ فوجون نے ٹینٹسن کے دیسی حصہ پر حملہ کیا و گھنٹہ تک جنگ جاری رہی۔

فرانس کے وزیر جنگ نے فوجی محکمہ مین جنرل جینٹ کی خلاف مرضی چند افسرون کو مقرر کیا اسلئے جنرل موصوف استعفا داخل کیا۔

فوجین مختلف جنگی سینٹرون سے آئی ہین اور بڑی مستعدی اور تیزی کے ساتھ چین کی طرف روانہ ہو رہے ہین۔ بحری و بری جنگی محکمے جنگی فوجونکو پورا کرنیکے لئے مستعد ہین۔ اور ٹرانسپورٹ جہازون مین فوراً ان کی مرمت کیجاتی ہے۔ تاکہ فوراً بھیجنے مین وقت نہ ہو۔

کلکتہ مین بدہ کو ہیضہ پلیگ کی ۵ اموات ہوئین اور ۵ کیس پلیگ ہوئین۔ کل امراض سے ۳۲ ۲ موتین ہوئین۔

شہر لاہور مین ۲۴ جولائی ۳ جولائی تک ہیضہ کی ۲۹۲ وار داتین اور ۲۴۴ موتین ہوئین۔

بمبئی یکم جون سے ۹ جولائی ۹ بجے تک ۱۰-۱ انچ و ۳ حصے بارش ہوئی اور اس ہفتہ کی بارشین خوب ہوئی ہین۔

ناسک کے ضلع مین ۱۱-۱ انچ ۳ حصہ بارش ہوچکی۔

لکھنؤ کے اخبار سے معلوم ہوا کہ پولیس کے مقدمہ کی کرم ابھی تک ختم نہین ہوئی۔ کرتار ولد ہزاری کی ضمانت دلا کر تا فیصلہ اپیل کے جیلخانہ سے رہا ہوگئے۔ اپیل کی تاریخ ۱۱ جولائی ہے۔ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب سب انسپکٹر پولیس اس جہنجھٹ سے بری ہوکر انسپکٹر پولیس ہوگئے تھے۔ مدعی نے عدالت سشن مین اپیل کرکے بصیغہ نوٹس جاری کرایا کہ وجہ پیش کرین کہ کیون ملزمان کو جرم کی تحقیقات سشن مین نہ ہو۔

راولپنڈی سے ابو اللہ جی اسٹور کلارک اطلاع دیتے ہین کہ ۲۰ جون کی شب کو خوب زور شور کی بارش ہوئی ہوتے یا پرسے بارش کی خبر آئی ۲۲ جون کو اچھا برسا۔ لاہور مین بارش کو ترس رہے ہین۔

اتوار کے روز لاہور کے اہل اسلام نے بسیدانی بڑے میدان مین جمع ہوکر بارش کے لئے نماز استسقا پڑھی نفلین گذارین اور دعائین مانگین۔

برٹش قلمرو پنجاب مین خیراتی کامون پر مزدورون کی تعداد بقدر ۵۰۰۰ بڑھ گئی۔ کل ۱۶۲۰۰۰ ہین۔

پنجاب مین تو بارش نہین ہوئی لیکن ممالک مغربی و شمالی مین خاطر خواہ بارش ہوئی۔ ہر ضلع بنگال سے کوچ کرتی ہوئی یہان آئی۔ اس بارش نے صرف وہان کی گرمی ہی کو نہین کم کردیا۔ بلکہ بل جوتنے اور تخم ریزی کی بھی جگہ کردی۔ جن کھیتون مین اگا دگا درخت نظر آتا تھا اب وہ کاشتکارون اور مزدورون سے بھرے ہوئے ہین۔

گراموفون ۲۰ جون کو خبر آئی کہ یہان ...

ڈیرہ غازیخان کی خبر ہے کہ دریائے اٹک مین اس کثیر مقدار پر چڑھ گیا ہے۔ اور پشتون کو بڑے زور سے خراش رہا ہے۔ حتی کہ غربی کنارہ پر کئی جگہ پندرہ فٹ یومیہ کے حساب سے بند کٹ رہا ہے۔

پنجاب مین بوجہ قلت بارش کے مویشی بدحال ہین رہتک مین مارے فاقہ کشی کے مرنے جاتے ہین۔

سکندرآباد مین کئی ساہوکار پکڑے گئے جو بزنس سرٹیفکیٹ جعلی چھاپے سے فائس کرکے بیچتے تھے۔

عجیب مقدمہ۔ علیگڈہ مین ایک مقدمہ نہایت شرمناک دائر ہے۔ مدعی عظیم اللہ خان ہے اور صدر الدین مدعا علیہ۔ مدعی یہ کہتا ہے کہ مدعا علیہ نے اپنی لڑکی کی شادی تو میرے ساتھ کرائی مگر اوسے رخصت نہین کرتا۔ لڑکی کا باپ کا نپر یا تہ دہرتا ہے کہ مین اسے جانتا ہی نہین۔ مدعی کو قاضی صاحب کے رجسٹر پر گھمنڈ ہے۔ مدعا علیہ اسکو بادبہادی کارستانی بتاتا ہے۔ دیکھئے فیصلہ کیا ہو۔ نامہ نگار

امرہا ضلع بیلی بہیت مین ابتک ایک بوند بھی نہین پڑی۔ خدا کی شان ہے کہ بارش کے بدلے خاک ہی خاک اوڑتی ہوئے دکھائی دیتی ہے۔ پانی کی اسقدر قلت ہے کہ انسان تو کیا چرند پرند بھی بعض وقت شدت تشنگی سے زبان نکالے ہوئے پڑے ہوتے ہین۔ یہان کی مخلوق گھبرا کر قیامت کی دعا مانگنے لگی۔ تاکہ کسطرح روز کی مصیبت سے تو پیچھا چھوٹ جائے۔ (نامہ نگار)

ضلع گورکھپور مین بھی بارش ابھی تک نہین ہوئی۔ ابر گھر گھر کے آتا تو ہے۔ مگر اوپر ہی اوپر نکل جاتا ہے۔

اسٹیشن بھٹنی ضلع گورکھپور پر ایک جوان عورت گاڑی کے نیچے دب گئی۔ یہ عورت ہین کی دوسری طرف جانا چاہتی تھی اور بیچارہ گئی۔ اور مال گاڑی نے آدبایا۔

ضلع گورکھپور کے گردنواح مین اندھیری راتون کی وجہ سے چوریان بکثرت ہونے لگین (ادینشنل نامہ نگار)

علاقہ پٹنہ مین کئی گھوڑے چاعون سے بیسے معدوم ہوئے عظیم مقدار لاوارث نیز رات طلائی و نقرئی کی پائی گئی۔

کلکتہ مین نیلام جارکا موسم ان دنون گرم ہے ۳۰ تاریخ کو ۱۲۰۰۰ پیٹیان واجبی قیمت پر نیلام ہوئین۔ مہم چین کی کارروائی مین دیسی ریاستون کی امپیریل سروس فوج سے کام لینا ہنوز منظور نہین۔

جہازات دیرادہ وڈیوک بریڈلیبنڈ ۲۰ جولائی کو کراچی سے روانہ ہونگے سوم پلٹن بمبئی ہمسفر ہوگی۔

ایسٹ کوسٹ ریلوے کا پل گوداوری ندی پر تیار ہوا اسی ماہ مین جاری ہوگا۔ گھاٹ کا رستہ بند ہوگا۔

## طاعونی مشکار

| اموات کل امراض | اموات طاعون | مبتلا طاعون | تاریخ | |
|---|---|---|---|---|
| ۱۲۸ | ۳ | ۱۱ | جولائی | یکم |
| ۱۴۰ | ۱۱ | ۱۰ | " | ۲ |
| ۱۶۱ | ۹ | ۹ | " | ۳ |
| ۱۸۳ | ۱۴ | ۱۵ | " | ۴ |
| ۱۵۴ | ۷ | ۱۴ | " | ۵ |
| ۱۳۱ | ۵ | ۱۶ | " | ۶ |
| ۱۲۳ | ۱۰ | ۱۲ | " | ۷ |

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا